بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز میں فرض قراءت کی مقدار کیا ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نماز کا ایک فرض قراءت ہے اور مطلقاً ایک آیت کا پڑھنا فرض ہے ۔ سوال یہ ہے کہ کیا مکمل آیت کی مقدار 6 حروف ہیں اگرچہ مکمل آیت ہونے کی نشانی (O) نہ ہو یا مکمل آیت جس کے آخر میں آیت مکمل ہونے کی نشانی (O) ہوتی ہے یہ مراد ہے خواہ آیت ایک یا دو حرفی ہو؟

جواب

نماز میں جس ایک آیت کا پڑھنا فرض ہوتا ہے اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی ۔ تو اس سے مراد مطلق وہ آیت نہیں جس کے بعد آیت کی نشانی یعنی گول دائرہ (O) ہوتا ہے خواہ وہ ایک دو حرفی ہی ہو جیسے : ص O ، نٓ O ، قٓ O ، الٓمٓ O ۔ یٰسٓ O ۔ طٰهٰ O ۔ بلکہ بہت سے فقہائے کرام کے نزدیک جوازِ قراءت کیلئے صرف ایک کلمہ کی آیت بھی کافی نہیں جیسے : مُدْهَآمَّتٰنِO اگرچہ اس سے نماز ہوجانے کا قوی قول بھی موجود ہے ۔ بہر حال محتاط قول کے مطابق وہ ایک آیت جس سے نماز میں قراءت کا فرض ادا ہوجاتا ہے ، اس سے مراد یہ ہے کہ جو کم از کم چھ (6) حروف اور دو یا اس سے زائد کلموں پر مشتمل ہو ۔ اب چاہے وہ ایک ایسی مکمل آیت ہو جس کے بعد آیت کی نشانی گول دائرہ (O) بھی موجود ہو ، یا ایسا نہ ہو جیسے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہ یہ ایک مکمل آیت نہیں لیکن چونکہ چھ حروف سے زائد ہے اور دو کلموں پر مشتمل ہے ، لہذا اس مقدار سے قراءت کا فرض ادا ہوجائے گا ۔

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ آیت مایجوز بہ صلٰوۃ (یعنی جس سے نماز کا فرض ادا ہوجاتا ہے) کتنی مقدار ہے ؟

تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا : ''وہ آیت کہ چھ حرف سے کم نہ ہو اور بہت نے اُس کے ساتھ یہ بھی شرط لگائی کہ صرف ایک کلمہ کی نہ ہو ، تو ان کے نزدیک ﴿مُدْهَامَّتٰن﴾ اگرچہ پوری آیت اور چھ ٦ حرف سے زائد ہے ، جوازِ نماز کو کافی نہیں ، اسی کو منیہ و ظہیریہ و سراج وہاج و فتح القدیر و بحر الرائق و درمختار وغیرہا میں اصح کہا اور امام اجل اسبیجابی و امام ملک العلماء ابو بکر مسعود کاسانی نے فرمایا کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک صرف ﴿مُدْهَامَّتٰن﴾ سے بھی نماز جائز ہے اور اس میں اصلاً ذکر خلاف نہ فرمایا ۔

دُرمختار میں ہے : ''اقلها ستة احرف ولو تقديرا كلم يلد الا اذا كانت كلمة فالاصح عدم الصحة'' اس آیت کے کم از کم چھ حروف ہوں ، اگرچہ وہ لفظاً نہ ہوں ، بلکہ تقدیراً ہوں مثلاً ''لم یلد'' (کہ اصل میں ''لم یولد'' تھا) مگر اس صورت میں کہ جب وہ آیت صرف ایک کلمہ پر مشتمل ہو ، تو اصح عدمِ صحتِ نماز (یعنی زیادہ صحیح نماز کا درست نہ ہونا) ہے ۔ ظہیریہ ، السراج ، الوہاج اور فتح القدیر میں بھی یوں ہی ہے ۔ فتح القدیر میں ہے : ''لو كانت كلمة اسماً او حرفاً نحو مدهامتٰن ص ق ن فان هذه اٰيات عند بعض القراء اختلف

فیه علی قوله والاصح انه لا یجوز لانه یسمی عادا لا قارئا" اگر وہ آیت ایک کلمہ پر مشتمل ہے، خواہ اسم ہو یا حرف مثلاً ﴿مُدۡهَآمَّتٰنِ﴾ ص، ق، ن کیونکہ یہ بعض قراء کے نزدیک آیات ہیں ان کے قول پر اس میں اختلاف ہے اور اصح یہی ہے کہ یہ جواز نماز کے لیے کافی نہیں، کیونکہ ایسے شخص کو قاری نہیں کہا جاتا، بلکہ شمار کرنے والا کہا جاتا ہے۔

بحر الرائق میں اسے ذکر کرکے فرمایا: "کذا ذکرہ الشارحون وھو مسلم فی ص ونحوہ امافی مدھامتن فذکر الاسبیجابی و صاحب البدائع انه یجوز علی قول ابی حنیفة من غیر ذکر خلاف بین المشائخ" شارحین نے اسے یوں ہی بیان کیا ہے اور یہ بات ص وغیرہ میں تو مسلم ہے، مگر ﴿مُدۡهَآمَّتٰنِ﴾ کے بارے میں اسبیجابی اور صاحبِ بدائع نے اختلافِ مشائخ ذکر کیے بغیر کہا کہ امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق یہ جوازِ نماز کے لیے کافی ہے۔ بدائع میں ہے: "فی ظاھر الروایة قدر ادنی المفروض بالآیة التامة طویلة کانت او قصیرة کقوله تعالٰی مدھامتن وماقاله ابوحنیفة اقیس" ظاہر الروایہ کے مطابق فرض قراءت کی مقدار کم از کم ایک مکمل آیت ہے، وہ آیت لمبی ہو یا چھوٹی۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿مُدۡهَآمَّتٰنِ﴾ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا ہے، وہی زیادہ قرینِ قیاس ہے۔

(ان سب جزئیات کے بعد اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ) اقول (میں کہتا ہوں): اظہر یہی ہے مگر جبکہ ایک جماعت اُسے ترجیح دے رہی ہے، تو احتراز ہی میں احتیاط ہے"۔ (فتاوی رضویہ جلد، صفحہ 344-346، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے: "چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے صٓ، نٓ، قٓ، کہ بعض قراء توں میں ان کو آیت مانا ہے، تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہو گا، اگرچہ اس کی تکرار کرے۔ رہی ایک کلمہ کی آیت مُدۡهَآمَّتَانِ ﴿۶۴﴾ اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط"۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 512، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-997

تاریخ اجراء: 06 جمادی الاخری 1447ھ/29 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net